سوال

(175)قربانی کا جانور خریدنے کے بعد کسی بہتر جانور سے تبادلہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قربانی کا جانور خریدنے کے بعد کسی بہتر جانور سے تبادلہ کرنا یا اسے فروخت کرکے اس سے بہتر جانور خریدنا شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟ (ایک سائلہ خریداری نمبر 3480)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ کے متعلق متقدمین میں اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ ائمہ ثلاثہ یعنی امام ابو حنیفہ رحمة اللہ علیہ امام مالک رحمة اللہ علیہ اورامام احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ کے نزدیک بہتر جانور سے تبادلہ کیا جاسکتا ہے جبکہ امام شافعی رحمة اللہ علیہ قربانی کے جانور کو وقف کی طرح خیال کرتے ہوئے اسے فروخت کرکے یا کسی اور طریقہ سے تبادلہ کو جائز خیال نہیں کر تے جیساکہ فقہ القدیم میں اس کی تفصیل ملتی ہے ۔ (مغنی ابن قدامہ ۔ ج13ص353)

ہمارے ہاں بعض علماء اسے ناجائز کہتے ہیں کچھ تو اس قدر انتہا پسند ہیں کہ قربانی کا جانور خریدنے کے بعد کوئی عیب پڑجانے کی صورت میں بھی اسے تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دیتے بلکہ اسے ذبح کردینے کی تلقین کرتے ہیں حالانکہ جس حدیث ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مسند امام احمد : ج3ص32) سے یہ مسئلہ کشید کیا ہے وہ سخت ضعیف ہے کیوں کہ اس میں ایک راوی جابر جعفی انتہائی کمزور اور دوسرا اس کا شیخ محمد بن قرظہ مجہول ہے ۔ (سبل السلام ج3ص94)

اس بنا پر ہم اس مسئلہ کو ذرا تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو حضرات قربانی کے جانور کو فروخت کرکے بہتر جانور خریدنے یا کسی بہتر سے تبادلہ کے قائل ہیں ان کے دلائل یہ ہیں حضرت عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (قربانی کی) بکری خریدنے کےلیے ایک دینار دیا انہوں نے ایک دینار سے دو بکر یاں خریدلیں ان میں سے ایک کو دینار سے فروخت کردیا پھر جب ایک دینار اور بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کےلیے فرو خت میں برکت کی دعا فرمائی ۔ (صحیح بخاری : المناقب 3642)

بعض روایات میں صراحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قربانی کا جانور خریدنے کےلیے بھیجا تھا لیکن راوی نے بعض اوقات قربانی کے بجائے صرف بکری خریدنے کا ذکر کیا ہے ۔

(مسند امام احمد رحمة اللہ علیہ : ج4ص375)

اس روایت کو ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ :البیوع 3384 ترندی :البیوع 1258 اور ابن ماجہ :الصدقات 2402 میں بھی بیان کیا گیا ہے ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قربانی کی بکری خریدنے کا حکم دیا تھا سفیان راوی اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ وہ آپ کے لیے بکری خریدے گویا وہ قربانی ہے ،

(صحیح بخاری : المناقب 3643)

اس موقف کی تائید میں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بھی پیش کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی قربانی خریدنے کے لیے ایک دینار دیا انہوں نے اس کے عوض ایک مینڈھا خریدا واپسی پر راستہ میں اسے دو دینار کے عوض فروخت کر دیا پھر منڈی سے ایک دینار کے عوض قربانی کا جانور خرید کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قربانی کا جانور اور دینار دونوں پیش کر دیئے آپ نے اس دینار کو بھی بطور صدقہ خرچ کر دیا اور حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اس کی تجارت میں خیر و برکت کی دعا فرمائی ۔ (ابو داؤد۔البیوع 3386)

بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ قربانی ذبح کر دو اور منافع کے دینار کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دو۔ (ترندی :البیوع 1257)

اس مقام پر یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ایک راوی مجہول ہے جبکہ ترندی کی روایت میں انقطاع ہے جیسا کہ امام ترندی رحمۃ اللہ علیہ نے خود بیان کیا ہے تاہم اس قسم کی روایت ۔کو بطور تائید پیش کیا جا سکتا ہے ۔ علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیف میں ایک باب بایں الفاظ قائم کیا ہے :"کہ جو شخص قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اسے تبدیل کر لیتا ہے پھر اس کے تحت ایک روایت لائے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص کے بارے میں سوال ہوا جو قربانی کا جانور خریدتا ہے ھر اسے فروخت کر کے اس سے موٹا تازہ خریدنا ہے تو آپ نے رخصت کا ذکر فرمایا اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں ۔ (مجمع الزوائد :21/4)

ان روایات کے پیش نظر قربانی کا جانور فروخت کر کے اس سے بہتر خریدا جا سکتا ہے اور کسی بہتر جانور سے اس کا تبادلہ کیا جا سکتا ہے اور جو حضرات قربانی کا جانور متعین کر نے کے بعد اسے فروخت یا تبادلہ کو نا جائز کہتے ہیں ان کا موقف ہے کہ قربانی چونکہ وقف کی طرح ہے اس لیے اس میں خرید و فروخت یا تبادلہ جیسا تصرف درست نہیں ہے چنانچہ حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ھدی کے طور پر عمدہ اونٹ کا انتخاب کیا بعد میں کسی نے اس کی تین سو دینار قیمت لگا دی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بتایا کہ میں ایک عمدہ اونٹ ھدی کے طور پر مکہ مکرمہ بھیجنے کا پروگرام بنا چکا ہوں اب مجھے اس کا تین سو دینار ملتا ہے کیا میں اسے فروخت کر کے مزید اونٹ خرید سکتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :" نہیں تم اسی کو ذبح کرو۔ (ابوداؤد :المناسک)

اس روایت کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بیان کیا ہے لیکن اس میں عمدہ اونٹ کے بجائے بختی اونٹ کا ذکر ہے جس کی گردن ذرا لمبی ہوتی ہے اور وہ بھی بہترین اونٹوں میں شمار ہوتا ہے ۔ (مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ج 4 ص 145)

منتقی الاخبار میں اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا گیا ہے "ھدی کو متعین کرنے کے بعد اسے بدلنا جائز نہیں ہے ۔چنانچہ علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح کرتے ہو ئے لکھتے ہیں :"کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ھدی کی بیع درست نہیں ہے خواہ اس جیسی یا اس سے بہتر کا تبادلہ مقصود ہو، (نیل الاطار : ج 5 ص 185)

چنانچہ قربانی بھی ھدی کی طرح ہے اس بنا پر قربانی کا جانور بھی فروخت یا تبدیل نہیں کیا جا سکتا ان حضرات کا کہنا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کردہ حدیث اس مسئلہ پر واضح نہیں ہے نیز محدثین کے قائم کردہ معیار صحت پر بھی پوری نہیں اترتی کیوں کہ اس میں ایک راوی شبیب بن غرقدہ کہتے ہیں کہ میں نے جی یعنی قبیلہ سے سنا جو عروہ بارقی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتا ہے اس قبیلہ کے افراد کی تعیین نہیں ہو سکی لہذا اس "جہالت "کی وجہ سے یہ حدیث قابل استدلال نہیں ہے چنانچہ چند ایک ائمہ حدیث نے اس حدیث پر اعتراضات کیے ہیں جن میں علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ سر فہرست ہیں ۔ (فتح الباری : ج 6/ص 774)

جہاں تک بخاری کی حدیث کے ضعف کا مسئلہ ہے اس کے متعلق ہماری گزارش ہے کہ محدثین کے فیصلے کے مطابق جس راوی کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں لائے

ہیں وہ جرح و تعدیل کا پل عبور کرچکا ہے یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق خوب چھان پھٹک کرنے کے بعد اسے اپنی صحیح میں لائے ہیں لہذا اس حدیث پر بلاوجہ اعتراض درست نہیں ہے ہاں علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو غیر متصل قرار دیا ہے اس کا جواب حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے دیا ہے کہ جب سماع کی تصریح موجود ہے تو اسے مرسل یا منقطع کیونکر کہا جاسکتا ہے بلکہ یہ روایت ایسی متصل ہے جس کی سند میں ایک مبہم راوی ہے پھر اس "مبہم حی" کے متعلق لکھتے ہیں کہ انہوں نے ایک جماعت سے سنا ہے کہ جس کے کم از کم تین افراد ہیں۔ (فتح الباری۔ ج6ص774)

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں کہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شرط کے عین مطابق ہے کیوں کہ عام طور پر ایک قبیلہ کا جھوٹ پر اتفاق کرلینا نہ ممکن ہے۔ (فتح الباری : ج6ص775)

پھر اس حدیث کے متابعات و شواھد بھی ملتے ہیں جو اس کی تائید کرتے ہیں جن میں "حی" کے بجائے ابو لبید لمازہ بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ حضرت عروہ بارقی سے نقل کرتے ہیں۔ (مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ۔ ج4ص376)

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پر بحث کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بکری خریدنے والی اس روایت کو ابو لبید لماذہ بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے جو حضرت عروہ بارقی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں اس طریق سے یہ روایت حسن قرار پاتی ہے۔ (مختصر ابی داؤد، ج5ص51)

اس متابعات کے علاوہ حضرت حکیم بن حزام رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کو بطور شاھد پیش کیا جاسکتا ہے الغرض یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کسی طرف سے ضعف کا شائبہ تک نہیں ہے البتہ مانعین کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو حدیث پیش کی گئی ہے اس کے متعلق ہماری گزارشات حسب ذیل ہیں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ناقابل حجت ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے فرماتے ہیں "کہ محدث ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے لیکن اس سے حجت لینے میں وقف کیا ہے۔ (التہذایب : ج2ص121)

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس روایت میں ایک راوی جھم بن جارود ہے جو حضرت سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتا ہے اس کے متعلق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "کہ اس جھم کا حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ سے سماع معروف نہیں ہے۔ (تاریخ کبیر، ص230ج2القسم الثانی)

اس کے علاوہ جھم بن جارود بھی غیر معروف راوی ہے چنانچہ اس کے متعلق امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : کہ یہ بڑے بڑے تابعین سے روایت کرتا ہے لیکن خود مجہول ہے۔ (دیوان الضعفاء ص47رقم793)

نیز فرماتے ہیں "کہ اس راوی میں جہالت ہے خالد بن ابی یزید رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اس سے اور کوئی راوی بیان نہیں کرتا۔ (میزان الاعتدال، ج3ص426)

محدثین کے ہاں کسی راوی کی جہالت صرف اسی صورت میں دور ہوسکتی ہے کہ کم از کم اس سے بیان کرنے والے دو ثقہ راوی ہوں امام ذھبی نے مذکوہ بات کہہ کر اس بات کی توثیق کی ہے کہ اس کی جہالت بدستور قائم ہے کیوں کہ اس سے صرف ایک راوی بیان کرتا ہے اور مجہول کی روایت ناقابل قبول ہوتی ہے بلاشبہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس راوی کو چھٹے درجے کا مقبول راوی بنادیا ہے۔ (التقریب۔ ج1ص135)

لیکن اس لفظ سے اکثر اہل علم دھوکہ کھا جاتے ہیں حالانکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مرویات متابعت کے بغیر قبول نہیں ہوتیں جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ میں رواۃ کی وجہ بندی کرتے ہوئے وضاحت کی ہے "چھٹے درجے سے مراد وہ راوی ہیں جن سے بہت کم احادیث مروی ہیں لیکن ان میں کوئی ایسا سقم نہیں ہوتا جس کی وجہ سے ان کی مرویات کو رد کردیا جائے ایسے حضرات کے متعلق "مقبول" کا لفظ استعمال ہوگا مطلب یہ ہے کہ اگر متابعت ہو تو مقبول بصورت دیگر ان کی مرویات کمزور ہوں گی۔ (مقدمہ : ص5)

زیر بحث حدیث کی متابعت نہیں مل سکی اور نہ ہی اس کی تائید میں کوئی شاھد پیش کیا جاسکتا ہے امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں۔"محدث ابن قطان رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو بایں وجہ موصول قرار دیا ہے کہ اس کے راوی جھم بن جارود کے حالات کے متعلق کوئی پتہ نہیں چل سکا اور اس سے بیان کرنے والا بھی ابو عبدالرحیم خالد بن ابی یزید رحمۃ اللہ علیہ نامی ایک راوی ہے؛"(التھذیب السنن، ج2ص292)

محدث ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کے متعلق اظہار تردو فرمایا ہے فرماتے ہیں:"کہ جھم بن جارود ایک ایسا راوی ہے کہ غیر کی وجہ سے اس کی بیان کردہ روایت کو بطور دلیل پیش کیا جاسکتا ہے۔

(صحیح ابن خزیمہ، ج4ص291)

صحیح ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ پر تعلیق ڈاکٹر مصطفی اعظمی نے لکھی ہے اور محدث البانی رحمۃ اللہ علیہ نے نظر ثانی کے فرائض سر انجام دیئے ہیں صاحب تعلیق نے اس کی سند کے متعلق لکھا ہے کہ ضعیف ہے اگرچہ حافظ احمد شاکر نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔(مسند امام احمد: ج9ص144)

تاہم مذکورہ بالا حقائق کے پیش نظر ہمیں اس کی صحت تسلیم کرنے میں تردد ہے اس کی صحت تسلیم کرنے کی صورت میں زیادہ سے زیادہ یہی کہا جاسکتا ہے کہ ھدی کا جانور اگر متعین ہوجائے تو اسے تبدیل کرنا درست نہیں لیکن یہ پابندی قربانی کے جانور پر عائد کرنا کسی صورت میں درست نہیں ہے مقصد کے اشتراک سے یہ کب لازم آتا ہے کہ ان دو نوں کے احکام بھی ایک جیسے ہوں ہمارے نزدیک ھدی اور قربانی کے جانور میں درج ذیل کئی ایک وجوہ سے فرق ہے۔

(1)ھدی کےلیے جگہ کا تعین ہے یعنی وہ جانور جو اللہ کا قرب حاصل کرنے کےلیے بیت اللہ کی طرف بطور ھدیہ روانہ کیا جائے جبکہ قربانی کا جانور ان مکانی حدود وقیود کا پابند نہیں ہے

(2)ھدی کےلیے اشعار اور تقلید ضروری ہے جبکہ قربانی کے جانور میں یہ پابندی نہیں ہے۔

(3)ھدی صرف ایک آدمی کی طرف سے ہوسکتی ہے جبکہ قربانی میں تمام اہل خانہ شریک ہوتے ہیں خواہ ان کی تعداد کتنی ہو۔

(4)بعض حالات میں انسان ھدی کا گوشت خود نہیں کھاسکتا اور نہ ہی اپنے رفقا کو کھلاسکتا ہے جبکہ قربانی کا جانور خود بھی کھایا جاسکتا ہے اور دوسرں کو کھلانے میں بھی چنداں حرج نہیں ہے۔

(5)ھدی اونٹ مین سات شریک ہوسکتے ہیں جبکہ قربانی کے اونٹ میں دس تک شراکت جائز ہے۔

(6)ھدی کےلیے وقت کی کوئی پابندی نہیں جبکہ قربانی کےلیے مخصوص ایام ہیں۔

(7)قربانی کرنے کےلیے حکم ہے کہ وہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد ذبح کے وقت تک اپنی حجامت وغیرہ نہ بنائے جبکہ بعض حالات میں ھدی بھیجنے والے پر اس قسم کی کوئی پا بندی نہیں۔

(8)علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ھدی کا جانور عیوب سے پاک ہونا ضروری نہیں جبکہ قربانی کے جانور میں عیوب کا ہونا جائز نہیں ہے۔

(9)رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 9ھ میں ھدی کے جانور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ روانہ کیے جبکہ مدینہ میں آپ نے قربانی بھی دی اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ دونوں کے احکام الگ الگ ہیں۔

(10)ھدی کا جانور تبدیل کرنا درست نہیں جب کہ قربانی میں ایسا کیا جا سکتا ہے۔(اللک عشرۃ کاملۃ)

محدثین کرام نے کتب حدیث میں ھدی کے متعلق اس طرح کے عنوانات قائم کیے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ھدی کا جانور تبدیل کرنا جائز نہیں ہے (منتقی الاخبار) لیکن کسی محدث نے قربانی کے متعلق اس کا باب قائم نہیں کیا جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کے احکام میں بہت فرق ہے اور ایک کو دوسرے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ مذکورہ حدیث پر ایک اور پہلو سے بھی غور کیا جا سکتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عمدہ بختی اونٹ خریدا جب اس کی تین سو دینار قیمت لگی تو آپ نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کے عوض ایک عام اونٹ خریدنے کا پروگرام بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے منع فرمایا کہ وہ عمدہ اونٹ اللہ کی راہ میں ذبح کرو بہترین اونٹ کے بدلے عام اونٹ ھدی کے لیے لینا درست نہیں چنانچہ محدث ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے زیادہ قیمت کی عمدہ ھدی دینے کا بیان" یہ معنی کرنے سے مذکورہ حدیث مانعین کے لیے دلیل نہیں بن سکتی مختصر یہ ہے کہ قربانی کے تبادلہ کی چار صورتیں ممکن ہیں۔

(1)صاحب حیثیت وہ جانور بھی ذبح کرے جو اس نے پہلے سے خرید کیا ہے اور بہترین عمدہ جانور اپنی گرہ سے بھی خرید کر ذبح کرے۔

(2)اسے فروخت کر کے اس میں اپنی طرف سے کچھ رقم ملا کر بہترین جانور خرید کر ذبح کر دیا جائے۔

(3)عدم استطاعت کی صورت میں خریدے ہوئے جانور کو ہی ذبح کر دے۔

(4)یہ جائز نہیں ہے کہ اسے بیچ کر کچھ رقم پس انداز کرے اور اس سے کم قیمت کے عوض کوئی معمولی جانور خرید کر ذبح کرے اس قسم کی سودے بازی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔(ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:200